شجرۂ مبارکہ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ حبیبیہ رحمۃ اللہ علیہم

حسب الارشاد

حضرت ڈاکٹر امتیاز احمد عباسی

خلیفہ مجاز

حضرت مولینا محمد اسماعیل واڑی والا دامت برکاتہم

نقشبندی مجددی سرپرست جامعۃ الکوثر لنکاسٹر، انگلینڈ

خلیفہ مجاز

مرشد عالم محبوب العارفین

حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندیؒ

چکوال پاکستان

باہتمام: عباس بن یوسف، چیچہ وطنی، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

سند بیعت

مسمی ....

.... ولد .... کو

طریقہ عالیہ ہذا میں بروز .... مورخہ ....

بیعت .... ماہ .... ۱۴ھ داخل کیا۔

رب الذوالجلال اس عاجز، صاحب موصوف و جملہ اہل اسلام کو صراط مستقیم عطا فرما کر اپنی رضا ولقاء ابدی سے شرف بخشے۔

آمین

دعا گو شیخ

پیر طریقت رہبر شریعت

نقشبندی مجددی

حضرت امتیاز احمد عباسی

خانقاہ مجددی متصل جامع مسجد سعد ابن معاذ

F-6/1، اسلام آباد، پاکستان

فون نمبر: 0092-321-5553214

چھ معمولات کی تفصیل

(۱) ذکر: (وقوفِ قلبی، ذکرِ قلبی) ہر گھڑی ہر آن رکھنا ہے دھیان کہ میرا
دِل کر رہا ہے اللہ اللہ اللہ

(۲) فکر: (مراقبہ) چوبیس گھنٹوں میں ایک مرتبہ آدھ پون گھنٹے کے لیے
دُنیا وما فیہا سے ہٹ کٹ کے اللہ سے لَو لگا کر بیٹھنا اور
فیض کا انتظار کرنا

(۳) تلاوت قرآن مجید: ایک پارہ روزانہ۔

(۴) درود شریف: دو سو مرتبہ روزانہ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۵) استغفار: دو سو مرتبہ روزانہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(۶) رابطۂ شیخ: دین سیکھنے اور تربیت حاصل کرنے کے لیے شیخ سے رابطہ رکھنا۔ شیخ کی خدمت میں آکر رہنا۔ خط و کتابت کرتے رہنا۔

شجرۂ مبارکہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکۡ وَسَلِّمۡ

اے خداوندا تُو ذاتِ کبریا کے واسطے
فضل کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے

حضرت صدّیق اکبر ہیں امیر المومنین
صدق دے کامل تُو ایسے پُر صفا کے واسطے

حضرت سلمانؓ فارس خاص اصحابِ نبیؐ
عشق دے اپنا مجھے اس باوفا کے واسطے

حضرت قاسمؒ امام، پوتے تھے صدیقؓ کے
رحم کر جعفرؒ امام اصفیا کے واسطے

قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر بایزید
استقامت بخش ایسے رہنما کے واسطے

خواجہ حضرت بوالحسن جو ساکن خرقاں تھے
ذکر قلبی حاصل ہے اس باحیا کے واسطے

حضرت خواجہ ابوالقاسم ہے گرگان میں
ہو گناہوں سے رہائی پُرضیاء کے واسطے

فارمدی شیخ عالم خواجہ حضرت بوعلی
دے مجھے اعمال صالح اولیائے کے واسطے

حضرت خواجہ ابو یوسف جو تھے ہمدان کے
نفس ہو مغلوب میرا مقتدائے کے واسطے

غجدوانی خواجہ عبدالخالق شیخ کمال
مجھ کو مل جاوے کمال اس پیشوا کے واسطے

حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری
خود ملے عرفان تیرا اتقیائے کے واسطے

مثنوی محمود ہیں انجیر صاحب مردِ حق
سبق رحمت کا ملے دُرِ بے بہا کے واسطے

حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی
علم تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے

خواجہ بابا سماسی عاشق ذاتِ خُدا
عشق سے پُر دل ہو اُس عاشق خدا کے واسطے

حضرت شاہ کلال میر سید متقی
تقوی کامل ہو نصیب اُس پُر سخا کے واسطے

پیر پیراں بشیخ دوراں حضرت شاہ نقشبند
ہو نقش دل میں نام تیرا شاہ علا کے واسطے

حضرت خواجہ علاؤالدین جو عطار تھے
دل معطر ہو مرا اُس خوش لقا کے واسطے

حضرت یعقوب چرخی بیکسوں کے دستگیر
شستی غفلت دُور کر بیموں نما کے واسطے

حضرت خواجہ عبید اللہ جو احرار تھے
دمبدم ہو عشق زائد دل رُبا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد زاہد زہد کمال
مجھ کو بھی زاہد بنا اہل عطا کے واسطے
خواجہ درویش محمد سید درویشاں جو تھے
خاص درویشوں سے کر صاحب عبا کے واسطے
خواجگی خواجہ محمد مظہر اسرارِ حق
مجھ کو بھی خواجہ بنا مردِ خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رازداں
رازداں مجھ کو بنا شہِ اولیاء کے واسطے
حضرت خواجہ مجدد الف ثانی بے نظیر
دین و دُنیا خوب ہوں اس حق نما کے واسطے
عُروۃ الوثقیٰ محمد خواجہ معصوم اہلِ دل
دل مِرا تو کر منور دِل صفا کے واسطے

شیخ سیف الدین صاحب سیف تھے جو دین کے
تیر کھڑے حرص و ہوا کا پُر ضیا کے واسطے

حضرت حافظ محمد محسن تھے وہ دہلوی
ظاہر اور باطن ہو اچھا شاہ گدا کے واسطے

سید نور محمد تھے بدایونی ضرور
عشق سے سینہ جلے سید صفا کے واسطے

مرزا مظہر جانِ جاناں تھے حبیب اللہ شہید
رکھو شریعت پر مجھے پیرِ خدا کے واسطے

حضرت شاہ غلام علی مجدد دہلوی
خاص بندوں سے بنا اس جاں فدا کے واسطے

بو سعید احمد جو غوثِ زماں تھے بے گماں
ہو سعادت دو جہانی باوفا کے واسطے

حضرتِ شاہ احمد سعید دہلوی مدنی ہوئے
ذوق شوق اپنا تو دے اس اولیاء کے واسطے

حاجی دوست محمد ساکن قندھار تھے
دل میں ہو ذکر و فکر صاحب دُعا کے واسطے
خواجہ عثمان دامانی قطب تھے جو وقت کے
ہوں روا حاجات کل اہلِ اجتبا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد جو سراج الدین تھے
کر سراجِ دل تو روشن دل ضیاء کے واسطے
شاہ تاج الاولیاء فضل علیؒ بے عدیل
فضل ہو ہم پر ترا اس باصفا کے واسطے
مولوی جو حمد الملک راہِ خدا میں تھے فدا
بخش دے ہم سب کو تو اس رہنما کے واسطے
مرکزِ توحید سے پلتے ہیں فیض حضرت حبیب
نقشِ دوئی کا مٹے اس باخدا کے واسطے

حضرت اسماعیل بیاباں کی شب تاریک میں قندیل
نورکامل ہو میسر اس چراغ پرضیاء کے واسطے

رہبر راہ ، ھدیٰ ، حضرت شیخ امتیاز
کر عطا اپنی رضا اس مُحِب اولیاء کیواسطے

التجا بدرگاہِ خُدا

کر قبول برکت سے ان ناموں کے ہر جائز دُعا
یارب اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
میرا دل ہو دائما ذاکر بذکر اسمِ ذات
اے خدا جملہ مقدس اصفیا کے واسطے
خاتمہ بالخیر کر میری خطا سے درگذر
اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے

(آمین)

نصیحت

از شیخ المشائخ عارفِ کامل حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحبؒ

عزیزو! دوستو! یارو! یہ دُنیا دارِ فانی ہے
دِل اپنا مت لگاؤ تم قبر میں جا بسانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذاتِ دُنیا میں
ہوئی اندھی عقل تیری، تری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ!
کہاں گئے باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے
کہاں گئے خوبصورت پہلواں صاحب محل بجارے
پھرے مغرور ہو اندھا بڑی تیری نادانی ہے
تو کر نیکی نمازاں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم
جو آخر میں یہی نیکی ترے خود کام آنی ہے

نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو
نبیؐ کے در کا خادم ہو مراد اچھی جو پانی ہے

شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
بُری حالت ہو ظالم چور کی جو مرد زانی ہے

تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نُور تقوے بن
کہ تقویٰ میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے

پکڑ لے پیرِ کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے
بجز مُرشد کے اچھی بات کس تم کو بتانی ہے

علامت پیرِ کامل کی کہ دیکھے اللہ یاد آئے
بجز مرشد کے دُنیا کی محبت کس مٹانی ہے

شریعت کا غلام ہوتے ہیں اخلاق ہوں اسمیں
عجب روشن ضمیر ہوتے کشادہ جنکی پیشانی ہے

اگر تو طالبِ مولیٰ ہے طالب دین و ایماں کا
تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

رہا لش شہر کلیانہ ہوئی دن سات اے یارو
رہے سرسبز یہ قصبہ خدا کی مہربانی ہے
محمد عبدالمالک مولوی آئے رہے اُس بلد
جو اس کے آنے میں لوگوں کی بیبک حق رسانی ہے
قریشی دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لاف بدگمانی ہے

خداوندا مقصود من توئی در رضائے تو مرا محبت و معرفت ذوق و شوق خود بده آمین یا ربّ العالمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ

قدس اللہ اسرارھم

سورۂ فاتحہ مبارکہ ہفت بار
درود شریف یک صد بار
سورۂ الم نشرح ہفتاد و نہ بار
سورۂ اخلاص یک ہزار بار
سورۂ فاتحہ یک بار
درود شریف یک صد بار
یا قاضی الحاجات یک صد بار
یا کافی المہمات یک صد بار
یا دافع البلیات یک صد بار
یا شافی الامراض یک صد بار
یا رفیع الدرجات یک صد بار
یا مجیب الدعوات یک صد بار
یا ارحم الراحمین یک صد بار

بر اسم شریف کے اول بسم اللہ پڑھ کر ایک مرتبہ اللّٰھم لائے اور یا ارحم الراحمین سے پہلے ایک بار برحمتک لائے اور یوں کہے کہ اے اللہ اس ختم شریف کا ثواب اپنے فضل و کرم سے تمام انبیاء و مرسلین کی خدمت میں ہدیۃً پہنچا دے نیز تمام صدیقین شہدا صالحین پیران طریقت کو حسب سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور اُن کے خلفاء و خدام کو خصوصاً جمیع خواجگان نقشبندیہ کی

ارواح مبارکہ کو پہنچا دے۔

ختم حضرت خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم روحی وجسمی فداہ

درود تنجینا سہ صد و سیزدہ ۳۱۳ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

درود شریف یک صد ۱۰۰ بار

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط

پنج صد بار۔ درود شریف یک صد بار

ختم حضرت شاہ نقشبند بخاریؒ

درود شریف یک صد ۱۰۰ بار

يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ — پنج صد ۵۰۰ بار۔

درود شریف یک صد بار

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

درود شریف یک صد بار

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

پنج صد بار۔ درود شریف یک صد بار

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقیؒ

درود شریف یک صد بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

پنج صد بار۔ درود شریف یکصد بار

ختم حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہیدؒ

درود شریف یک صد بار

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

پنج سد بار درود شریف یک صد بار

ختم حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ

درود شریف یک صد بار

یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ

بِحَمْدِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ
پنج صدبار۔ درود شریف یک صدبار۔

ختم حضرت شاہ احمد سعید صاحب

درود شریف یک صدبار
یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثُہٗ وَمَعَاذُہٗ یَا رَحِیْمُ۔
پنج صدبار درود شریف یک صد بار

ختم حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ

درود شریف یکصدبار
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ؕ
پنج صدبار۔ درود شریف یک صدبار

ختم حضرت حاجی محمد عثمان صاحبؒ

درود شریف یک صدبار
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پانچ صد بار درود شریف یک صد بار

ختم حضرت شاہ سراج الدین صاحب

درود شریف یک صد بار

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

پانچ صد بار۔ درود شریف یک صد بار

ختم حضرت قطب زماں وحید العصر مولانا محمد فضل علی قریشی عباسی ہاشمیؒ

درود شریف یک صد بار

وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

پانچ صد بار درود شریف یک صد بار

ختم امام العلماء والصلحاء مولانا محمد عبدالمالک صاحب صدیقیؒ

درود شریف یک صد بار

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پانچ صد بار۔ درود شریف یک صد بار

ختم مرشدِ عالم محبوب العارفین
حضرت مولانا پیر
غلام حبیب نقشبندی رح

درود شریف یکصد بار
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
پنج صد بار
درود شریف یکصد بار ۔

گر ہمی خواہی کہ گردی در دو عالم ارجمند
دائما باشی غلام خاندانِ نقشبند

رفیق السالکین

یعنی

تعلیم وآداب برائے سالکین

حضرت ڈاکٹر امتیاز احمد عباسی

حضرت مولینا محمد اسماعیل والاڈی

دامت برکاتہم

نقشبندی مجددی سرپرست جامعۃ الکوثر لنکاسٹر، انگلینڈ

مرشد عالم محبوب العارفین

حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندیؒ

چکوال پاکستان

باہتمام: عباس بن یوسف، چیچہ وطنی، پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ وَجَعَلَہٗ مِنْ اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد! انسان دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ ایک جسم اور دوسری روح جسم کا تعلق عالمِ خلق (ظاہری موجودات) سے ہے۔ یہ بمنزلہ مکان کے ہے اور "روح" اس کی مکین ہے۔ جس کا تعلق عالم امر (باطن) سے ان دونوں کی الگ الگ ضروریات ہیں جسم کی بقا اور نشو ونما کے لیے غذا درکار ہوتی ہے۔ اسی طرح روح کی غذا اور سکون کثرت ذکراللہ اور اسوۂ حسنہ کی پیروی میں ہے۔

یادِ حق آمد غذا ایں روح را   مرہم آمد ایں دلِ مجروح را

(رومیؒ)

ترجمہ: یادِ حق ہی ہے غذا اس رُوح کی ۔ اور مرہم ہے دلِ مجروح کی

اگر جسم کی جائز طبعی ضروریات کو پورا نہ کیا جائے اور احتیاط نہ کی
کی جائے تو بدن طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح اگر
رُوح کو اس کی ضروریات مہیا نہ کی جائیں اور اخلاقِ رذیلہ سے اجتناب
نہ کیا جائے تو امراضِ روحانی گھیر لیتے ہیں ـــــ جس طرح نمونیہ، ملیریا،
تپ دق، ٹائیفائیڈ وغیرہ جسمانی بیماریوں کے نام ہیں اسی طرح تکبر، عُجب،
ریا، غیبت، بغض، کینہ، حسد، حرص، طمع وغیرہ روحانی بیماریوں کے
نام ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جسمانی امراض بدن میں کمزوری پیدا کرتے ہیں اور
بدن کے ظاہری افعال میں خلل کا سبب بنتے ہیں اور رُوحانی امراض (گناہ)
دل کو متاثر کرتے ہوئے ایمان کو کمزور کرتے ہیں ۔ چنانچہ آقائے دو جہاں
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس
کے دِل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے ۔ جب وہ باز آ جاتا ہے اور توبہ
استغفار کرتا ہے تو اس کا دِل صاف ہو جاتا ہے اور اگر گناہ کا اعادہ کرتا

رہتا ہے تو اس نقطہ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ اس کا تمام
دل سیاہ ہو جاتا ہے ۔ یہ وہی زنگ جس کے بارے میں حق تعالیٰ نے یوں
فرمایا ہے : كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
ترجمہ : ۔ یہ بات ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال بد کے سبب
زنگ چڑھ گیا ہے) (رواہ ترمذی)

اسی زنگ " یا " سیاہی " کو " روحانی بیماری " یا " دل کی بیماری " کہتے
ہیں ۔ یہ بیماری معصیت سے (خواہ وہ فکری ہو یا عملی) بڑھتی رہتی ہے
حتٰی کہ دل اس حد تک ماؤف ہو جاتا ہے کہ حق و ناحق کی تمیز سے بے بہرہ
ہو جاتا ہے ، مالک حقیقی کے احسانات کو بھول جاتا ہے ، اس کی اطاعت
سے منہ موڑ کر نفس و شیطان کی اتباع کرنے لگتا ہے ۔ ایسے " بیمار دل "
والے شخص پر کلام ربانی بھی بے اثر ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
ترجمہ :۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس (قرآن) سے اُن کے بدن کے رونگٹے
کھڑے ہو جاتے ہیں ۔

نعوذ باللہ کیا قرآن کریم کی تاثیر ختم ہو چکی ہے ؟ ۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ تاثیر اب بھی قرآن میں ہے اور ہمیشہ رہے گی ۔ مگر چونکہ انجذابِ تاثیر کی شرط یعنی " خوفِ خدا " بسبب غفلت کے دلوں میں نہ رہا اس لیے قرآن کے انوار سے دل محروم ہو گئے ۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ " انسان کے بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے ۔ جان لو کہ وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے " ۔

(بخاری و مسلم)

اسی خیال کو ایک نصیحت گو شاعر نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے ؎

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی جس نے اسے سنبھال لیا وہ سنبھل گیا

امراضِ روحانی کا علاج

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ دَآءً خَلَقَ لَهٗ دَوَآءً

ترجمہ :- جب اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو پیدا کیا تو ساتھ ہی اس کا علاج بھی پیدا فرما دیا

پس جس طرح ہر جسمانی مرض کی کوئی نہ کوئی دوا ہے، اسی طرح ہر روحانی مرض کی بھی ایک دوا ہے ـــــــ اور یہ دوا ہے ذکر اللہ۔ جیساکہ حدیث میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر دلوں کی شفا ہے"۔ نیز لِکُلِّ شَیْئٍ صَقَالَۃٌ وَصَقَالَۃُ الْقُلُوْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ ترجمہ (ہر چیز کا صیقل ہے اور دلوں کا صیقل ذکر اللہ ہے (بیہقی) بھی وارد ہوا ہے۔ برکاتِ ذکر کے ضمن میں ارشادِ خداوندی ہے کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (ترجمہ:- خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں) اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ ـــــــ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا (ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو)

اس آیت کے تحت حافظ ابنِ کثیرؒ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَفْرِضْ فَرِیْضَۃً عَلٰی عِبَادِہٖ اِلَّا جَعَلَ لَھَا حَدًّا مَعْلُوْمًا وَعَذَرَ اَھْلَھَا فِیْ حَالِ الْعُذْرِ غَیْرَ الذِّکْرِ فَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ

حَدًّا وَلَمْ يُعْذِرْ اَحَدًا فِیْ تَرْکِہٖ اِلَّا مَنْ
کَانَ مَغْلُوْبًا عَلٰی عَقْلِہٖ وَلِذَا اَمَرَھُمْ
فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا فِی
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فِی السَّفَرِ
وَالْحَضَرِ فِی الْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ فِی الصِّحَّۃِ
وَالْمَرَضِ سِرًّا وَعَلَانِیَۃً (تفسیر ابن کثیر)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ فرمائی ہو اور پھر حالت عذر میں اس کا عذر قبول نہ فرمایا ہو سوائے "ذکر اللہ" کے کہ نہ تو اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور قرار دیا سوائے مجنون کے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر حال میں اللہ جل شانہٗ کا خوب کثرت سے ذکر کرو۔ رات میں دن میں خشکی میں دریا میں، سفر میں حضر میں، غنا میں فقر میں، صحت میں بیماری میں، پوشیدگی میں اور ظاہر میں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے آنحضور علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (متفق علیہ) (ترجمہ:- جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مُردے کی ہے) گویا غافل شخص اپنی متاعِ حیات ضائع کر رہا ہے ۔

جو غفلت میں تو نے زمانہ گنوایا تو پھر یہ سمجھ زندگانی گنوائی

الحاصل :- "حیاتِ روحانی کی بقا" "امراضِ روحانی کی شفا" اور "فلاحِ دارین"، "یادِ الٰہی" سے وابستہ ہے ۔جب طالبِ اصلاح ذکر اللہ کی کثرت کرتا ہے تو حق تعالیٰ کی محبت اُس کے دِل میں اس قدر جگہ بنا لیتی ہے کہ وہ (طالبِ اصلاح) اپنی پسند، اپنی مرضی اور اپنی تجویز سے بالکل دستبردار ہو کر تمام اقوال و افعال میں اللہ تعالیٰ کی پسند اور

مرضی کا تابع ہو جاتا ہے ۔ چونکہ فسق و فجور اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس لیے وہ تمام منکرات و فواحش سے بچتا ہے اور اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اخلاق رذیلہ کا ازالہ ہو جاتا ہے اور وہ مکارم اخلاق کا حامل بن جاتا ہے ۔ یہی تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن ہے جو تصوف و سلوک کا دستور العمل ہے ۔

یاد رہے کہ یہاں جو آیات اور احادیث بیان ہوئی ہیں ان میں سے بعض اپنے عموم اور اطلاق کے لحاظ سے صرف ذکر قلبی (ذکر خفی) اور بعض ذکر قلبی اور ذکر لسانی دونوں کو شامل ہیں ۔ روزمرہ زندگی میں بعض حالات ایسے بھی آتے ہیں جن میں ذکر لسانی شرعاً ممنوع ہے یا بوجہ مجبوری نہیں ہو سکتا ۔ مثلاً بیت الخلاء میں ذکر لسانی ممنوع ہے اور کھانے پینے اور گفتگو وغیرہ کے دوران بوجہ مجبوری ذکر لسانی نہیں ہو سکتا ۔ پس ذکر قلبی ہی ایسا ذکر ہے جس میں یاد اور دھیان برابر لگا رہتا ہے ۔ اس میں انقطاع نہیں آ سکتا ۔

ضروری وضاحت | جاننا چاہیئے کہ ذکر سے مراد اصلی یہ ہے کہ غفلت جاتی رہے اور دل ماسوی اللہ

سے بے نیاز ہوکر ہر وقت ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔ ذکر کی یہ کیفیت کہ ہر وقت "توجہ الی اللہ" حاصل ہے۔ "ذکر قلبی"، "ذکر خفی"، "ذکر خامل" یا بارگاہِ حق کی حضوری" کہلاتی ہے۔

ذکر خفی کی فضیلت

بیہقیؒ نے شعب میں بروایت حضرت عائشہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ "وہ ذکر خفی جس کو فرشتے بھی نہ سن سکیں اس ذکر پر جس کو فرشتے سنیں ستر درجے بڑھا ہوا ہے۔"

میانِ عاشق و معشوق رمزیست کراما کاتبین راہم خبر نیست

(سعدیؒ)

ترجمہ:- عاشق (ذاکر) اور معشوق (خدا) کے درمیان ایک رمز (رابطہ) ہے جس کی کراما کاتبین کو بھی خبر نہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "بہترین ذکر" "ذکر خفی" ہے۔

بزرگوں کا فرمان ہے کہ "ذکرِ خفی" یا "حضورِ قلب" اللہ تعالیٰ
کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو صرف نیک بختوں کے ہاتھ آتا
ہے۔ حضورِ قلب کی یہ نعمت ذاکر کو قربِ خداوندی کے مسند پر بٹھاتی ہے
یہی وجہ ہے کہ مشائخ سلسلہ نقشبندیہ ابتدائے سلوک سے ہی ذکر
قلبی کی سختی سے تاکید فرماتے ہیں اور اسے سلسلۂ عالیہ کی بنیاد قرار دیتے
ہیں تاکہ ذکرُ اللہ کے صیقل سے سالک کے دل کا زنگ اور میل صاف
ہو جائے اور وہ ذاتِ حق کی محبت کا خوگر ہو کر غیرِ حق سے بیگانہ ہو جائے

الٰہی مجھے سب سے بیگانہ کر دے پلا دے بس اب اپنا جامِ محبت

مرشدِ کامل کی ضرورت

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
دامنِ رہبر بگیر و پس بیا

ترجمہ :- اے دل اگر تو اس راہ (سلوک و معرفت) پر گامزن ہونا چاہتا
ہے تو پہلے کسی رہبر (مرشدِ کامل) کا دامن تھام پھر اس راہ میں آ۔

اگر تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب محض کتابوں سے ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ
بعثتِ انبیاءؑ کا سلسلہ جاری نہ فرماتا بلکہ اپنی کتاب ہدایت کسی اور

ذریعے سے اہل دُنیا کے پاس بھیج دیتا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیا علیہم السلام کو تعلیمات آسمانی پر عمل کا اکمل نمونہ بنا کر دنیا والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تاکہ لوگ ان بزرگ ہستیوں کے فیضِ صحبت سے اپنے نفوس کا تزکیہ کریں یعنی رذائل سے پاک ہو کر خصائل حمیدہ کے حامل بن جائیں جب سلسلۂ نبوت و رسالت آقائے نامدار فخرِ الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اولیاء صالحین کو مختلف ادوار میں پیدا فرما کر انہیں نوعِ انسان کی رُشد و ہدایت کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا ۔ انہی کی صحبت کیمیا اثر سے تزکیۂ نفس اور تقرب الی اللہ کی منزل تک رسائی ہوتی ہے جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ فن طبابت کا علم کتابوں میں مذکور ہے ۔ مگر آج تک کوئی طبیب یا ڈاکٹر ایسا نہیں گزرا جس نے میڈیکل کالج میں باقاعدہ تعلیم نہ پائی ہو اور اطبا کی صحبت میں بیٹھ کر اس فن کی عملی تربیت حاصل نہ کی ہو، اسی طرح اسرار روحانی جاننے اور سیکھنے کے لیے بھی " رُوحانی کالج " (خانقاہ) میں تربیت حاصل کرنا اور " طبیبِ رُوحانی " (مرشد کامل) کی " نگرانی " (نگاہ و توجہ) میں رہنا ناگزیر ہے ۔

کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

قانونِ قدرت اسی طرح جاری ہے کہ دنیا کا کوئی فن یا ہنر صاحبِ فن کی صحبت اٹھائے بغیر صحیح طور پر حاصل نہیں ہوتا ؎

ہر آں کارے کہ بے استاد باشد
یقیں دانی کہ بے بنیاد باشد

ترجمہ: ہر وہ کام جو استاد سے سیکھے بغیر کیا جائے جان لے کہ وہ بے بنیاد ہے۔

تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب بھی ایک فن ہے جس میں بہت محنت کرنا پڑتی ہے ؎

آئینہ بنتا ہے رگڑے لاکھ جب کھاتا ہے دل
کچھ نہ پوچھو دل بڑی مشکل سے بن پاتا ہے دل

(خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ)

اس فن کو سیکھنے کے لیے ماہرینِ فن کا تلمذ ضروری ہے ؎

کیمیا پیدا کن از مشت گلے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ بوسہ زن بر آستان کاملے

ترجمہ :- تو اپنی مشت خاک (وجود) کو کندن بنا۔ (اس مقصد کے لیے) کسی کامل سے ارادت پیدا کر۔

بزرگ عارف حضرت امام غزالیؒ مرشد کی ضرورت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ "انسان کے لئے ایسا پیر، مربی و مرشد لازمی ہے، جو اس کی رہنمائی کرے، اس سے بد خلقی کو رفع کرے اور افعال بد کے بجائے افعال نیک کا خوگر بنا دے۔"

مرشدِ کامل کی پہچان

تزکیہ و تصفیہ کا یہ راستہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں بھی بعض خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ نفس و شیطان جو انسان کے کھلے دشمن ہیں۔ قدم قدم پر سالک کو ڈگمگاتے ہیں۔ ان کے مکر و فریب سے وہی مرشد سالک کی حفاظت کر سکتا ہے جو کامل الشریعت ہو اور جس نے اس راستے کے تمام نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہوں۔

راہ سلوک پر چلنے سے قبل خوب سوچ سمجھ کر مرشد کا انتخاب کرنا چاہیئے

کیونکہ ؎ ای بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

(رومیؒ)

ترجمہ:۔ خبردار بہت سے شیطان انسان کی صورت میں ہیں اس لیے ہر شخص کے ہاتھ میں بیعت کے لیے ہاتھ نہیں دینا چاہیئے۔

اس ضمن میں کھرے کھوٹے کی پہچان کے لیے بزرگوں نے کچھ نشانیاں بتائی ہیں، ان میں سے بعض اہم حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ عالم ہو۔ یعنی بقدرِ ضرورت علم دین رکھتا ہو تاکہ مریدوں کی شریعت وسنت کے مطابق اصلاح وتربیت کر سکے۔

۲۔ اس کے عقائد واعمال اور عادات شرع کے موافق ہوں۔

۳۔ متقی ہو۔ یعنی اخلاق حمیدہ کا حامل ہو اور دلائل شرعیہ کے خلاف کسی فعل پر اس کا اصرار نہ ہو۔

۴۔ مریدوں کی اصلاح میں مخلص ہو۔ یعنی دل سے چاہتا ہو کہ یہ درست ہو جائیں۔ اگر مریدوں کی کوئی بات خلاف شرع دیکھتا ہو یا سنتا ہو تو اُن

کو روک ٹوک کرتا ہو۔ یہ نہ ہو کہ ہر کسی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دے۔

۵۔ اُس کی صحبت میں چند روز بیٹھنے سے دُنیا کی محبت میں کمی اور اللہ کی محبت میں زیادتی معلوم ہو۔

۶۔ کسی شیخ کامل کی طرف سے اجازت یافتہ ہو اور اس کا سلسلہ تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔

۷۔ عوام کی نسبت خواص یعنی علماء صلحاء میں اس کی قبولیت ہو۔

۸۔ دُنیا کی حرص (مال و جاہ کی محبت) نہ رکھتا ہو۔ کامل ہونے کا دعویٰ نہ کرتا ہو کہ یہ بھی دنیا کی ایک شاخ ہے۔

۹۔ طریقت کو شریعت کے تابع گردانتا ہو۔ آجکل بہت سے جاہل شریعت کو "پوست" اور طریقت کو "مغز" سمجھتے ہیں۔ جان لینا چاہیے کہ اصل چیز شریعت ہے۔ شریعت کے بغیر طریقت گمراہی ہے۔ سید الطائفہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔

کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ الزَّنْدَقَۃُ

ترجمہ:۔ وہ طریقت جسے شریعت رد کر دے گمراہی ہے۔

۱۰۔ اس کی باتیں سلف صالحین کی باتوں کے مشابہ ہوں۔

اگر کسی کو ان اوصاف کا جامع شخص مل جائے تو اسے غنیمت سمجھے دل سے اس کی قدر کرے اور اس سے تزکیۂ و تصفیۂ باطن کی نعمت حاصل کرے۔ جس شخص میں یہ اوصاف نہ ہوں وہ ہرگز پیری کے لائق نہیں۔ ایسے شخص سے بچنا ضروری ہے۔ خدا نخواستہ ایسے شخص سے نادانستگی میں بیعت کا تعلق قائم ہو گیا تو اس تعلق کو منقطع کرنا واجب ہے۔ قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے طریقے سے ہٹ کر چلنے والے کی مجلس اور صحبت میں نقصانِ عظیم ہے۔ دین و دُنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں۔ العیاذ باللہ

آدابِ سالک

اے عزیز! جب یہ معلوم ہو گیا کہ اصلاحِ باطن نجات کے لیے ضروری ہے اور اصلاح کے لیے شیخ کامل کی صحبت ناگزیر ہے تو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ مرشد سے فیض لینے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) عقیدت (۲) ادب (۳) اطاعت

۱۔ عقیدت سے مراد ہے کسی کے اوصافِ حمیدہ اور باطنی کمالات کا معترف ہو کر، اُس سے محبت رکھنا۔ جب تک شیخ سے عقیدت و محبت نہیں ہوگی۔ مرید کو شیخ سے فیوضاتِ باطنی حاصل نہیں ہوں گے۔ اگرچہ شیخ کامل و مکمل ہو۔

۲۔ سالک پر لازم ہے کہ ہمیشہ با ادب رہے۔ ادب سے مراد ہے کسی کے حقوق اور مقام و مرتبہ کی رعایت کرنا۔

شَرَفُ الْاِنْسَانِ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبْ
وَلَا بِالْمَالِ وَلَا بِالنَّسَبْ

ترجمہ :- انسان کی بزرگی علم اور ادب سے ہے نہ کہ مال اور حسب و نسب سے ۔

ادب تاجیست از فضل الٰہی بنہہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

ترجمہ - ادب تاج ہے اللہ کے فضل کا ۔ اس تاج کو سر پر رکھ اور جہاں چاہے جا ۔

چونکہ شیخ کامل نائب پیغمبر ہے اور علم دین اور عرفان و یقین کی نعمت کے حصول کا سبب بنتا ہے ۔ اس لیے اس کے حقوق سب سے بالاتر ہیں اور اسی اعتبار سے اُس کے آداب ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا سالک کی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے ۔

۳ - حصولِ فیض کی تیسری شرط اطاعت ہے ۔ اطاعت کا مطلب مرشد کی پند و نصیحت پر بطیبِ خاطر عمل پیرا ہونا ہے ۔ عقیدت اور ادب کے ساتھ مرشد کے ہر فرمان کی بجا آوری سالک کی ترقی اور کامیابی کو یقینی بناتی ہے ۔

اب کچھ آداب دو فصلوں میں بیان کیے جاتے ہیں جن کو بجا لانے سے

سالک کو بہت جلد فیوضات و برکاتِ روحانی حاصل ہو سکتی ہیں۔
فصل اوّل میں وہ آداب ہیں جو مرید کو مرشد کے ساتھ بجا لانے چاہئیں اور فصل دوم میں وہ آداب ہیں جو سالک کو ابتدائے سلوک سے ہی لازم اور مفید ہیں۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی

لب پہ ذکرُ اللہ کی تکرار ہو
دل میں ہر دم حق کا استحضار ہو
اس پہ تُو کرے اگر حاصل دوام
پھر تو بس کچھ دن میں بیڑا پار ہو

☆

فصل اوّل

حقوق وآداب مرشد

مرید کو چاہیے کہ :۔

ادب ۱ : مرشد کی ظاہری حیثیت، قومیت، حشمت وشوکت اور پیشہ وغیرہ پر نظر نہ کرے اور اُسے حقیر نہ جانے بلکہ اس نعمت اور فیضان کو جو اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عنایت کیا ہے نگاہ میں رکھ کر اُسے حق تعالےٰ کی معرفت کا وسیلہ سمجھے اور کمالِ صدق ویقین سے اُس کی صحبت کا فیض اٹھائے ۔

ہیں زگم ناماں نباید ننگ داشت گوش بر اسرارِ شاں باید گماشت

(رومیؒ)

ترجمہ:۔ خبردار ان گمناموں سے عار محسوس نہ کرنا (ان کو حقیر مت جاننا) ان کے اسرار پر کان رکھنا (یعنی ان کے ملفوظات غور سے سننا)

ادب ۲ : شیخ کو اپنے حق میں سب سے اَنفَع (زیادہ نفع پہنچنے کا ذریعہ) سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے کہ میرا اصلاحِ باطن اور حصولِ معرفت کا مطلب اسی مرشد سے بآسانی حاصل ہوگا ۔ ہرجائی نہ بنے اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو فیض و برکات سے محروم رہے گا ؎

در ارادت باش صادق اے فرید تا بیابی گنج عرفاں را کلید

ترجمہ :- اے فرید ! ارادتِ شیخ میں پختہ ہو جا ، تاکہ تجھے معرفت کے خزانے کی چابی مل جائے ۔

ادب ۳ : ہر طرح سے مرشد کا مطیع و فرمانبردار رہے ۔ کیونکہ پیر کی عقیدت اور محبت کے بغیر فیض کا در نہیں کھلتا اور محبت کا تقاضا اطاعت و خدمت ہے ؎

گر بامر پیر رفتی ایں طریق
مست گردی عاقبت ہم زیں رحیق

ترجمہ :- اگر حکمِ شیخ کے غلام و تابعدار بن کر اس راہ کو طے کرو گے تو ایک دن معرفت کی شراب سے ضرور مست ہو جاؤ گے ۔

ادب ۴ : حسبِ استطاعت جان و مال سے شیخ کی خدمت کرے ۔

اور اس پر احسان نہ جتلائے بلکہ شیخ کا احسان سمجھے کہ اس نے خدمت کو شرفِ قبولیت بخشا ہے۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت ازو شناس کہ در خدمت گذاشتہ

ترجمہ:۔ سلطان (شیخ) پر احسان نہ رکھ کہ تو اس کی خدمت کرتا ہے بلکہ اس کا احسان سمجھ کہ اس نے تجھے خدمت کے لیے قبول کر رکھا ہے) شیخ سے کسی قسم کی طمع یا مطالبہ نہ رکھے، جتنی بھی خدمت کرے خلوص و خصوصیت سے کرے تاکہ کمالِ ایمان سے بہرہ مند ہو۔

ادب ۵ : مرشد کے فرمان کو فوراً بجا لائے۔ اس کے فعل کی اقتدا اس کی اجازت کے بغیر نہ کرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال اور مقام کی مناسبت سے کام کرتا ہے جو مرید کے لیے اس کی استعداد سے خالی ہونے کی وجہ سے مضر ہوتا ہے البتہ قولی متابعت اختیار کرتا رہے تاکہ پیر سے محبت اور مناسبت پیدا ہو جائے۔

ادب ۶ : مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہے یہاں

حکم کر فرض و سُنت کے سوا نفل نماز یا کوئی اور وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے بلکہ اس کی صحبت کیمیا اثر کو غنیمت سمجھے تاکہ شیخ کی نگاہِ شفقت حاصل ہو اور اس کے فیضِ باطن سے حصہ ملے۔ مشائخ نقشبند رحمہم اللہ فرماتے ہیں شیخ کی موجودگی میں وقوفِ قلبی کی بجائے رابطہ قلبی (یعنی شیخ کے قلب سے مربُوط رہنا) زیادہ مفید ہے ؎

خضر خواہی آں بصحبت قائم است
نہ زبانت کار می آید نہ دست

ترجمہ:۔ اگر تو باطنی دولت (یعنی تعلق باللہ) حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ کاملین کی صحبت سے میسر آتی ہے نہ تیری زبان سے یہ کام ہوگا اور نہ ہاتھ سے۔

ادب:۔ شیخ کی صحبت میں باادب ہو کر نہایت عاجزی سے خاموش بیٹھا رہے اور اُس کے کلامِ قدسی کو نہایت غور سے سنتا رہے۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھے نہ کسی سے بات نہ کرے، اس کی اجازت کے بغیر کلام نہ کرے بوقتِ ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے۔ گفتگو

آہستگی اور نرمی سے کرے نیز اپنی آواز مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے ؎

آنچہ می گوید سخن، تو گوشش باش
تا نگوید او "بگو" خاموش باش

(جب شیخ کلام فرمائے تو تو ہمہ تن گوش ہو جا۔ جب تک وہ نہ کہے کہ تو بول "خاموش رہ) کوئی بات ایسی نہ کہے جو پیر کی سبکی اور گرانی کا سبب بنے

ادب: پیر کی مجلس میں اپنے آپ کو کسی طرح ممتاز نہ کرے اور اپنی تئیں حقیر، نیاز مند، تشنگی اور طلب سے بھرا ہوا ظاہر کرے ؎

چونکہ در یاراں رسی خامش نشیں
اندراں حلقہ مکن خود را نگیں

ترجمہ:۔ (جب اللہ والوں کی مجلس میں حاضر ہو تو خاموش بیٹھو اور اپنے آپ کو اُن کی مجلس میں "نگینہ" کی طرح ممتاز مت کرو) یعنی خود کو مٹا کر رہو

خاک شو زپیش شیخ باصفا   تا زخاک تو بروید کیمیا

ترجمہ:۔ (شیخ باصفا کے سامنے اپنے آپ کو مٹا کر مٹی کی طرح ہو جا تاکہ تیری مٹی سے کیمیا پیدا ہو جائے۔

ادب ۹ : مرشد کی نشست گاہ پر نہ بیٹھے، اُس کے مصلیٰ پر پاؤں نہ رکھے۔
ادب ۱۰ : بلا اجازت اس کے سامنے نہ کھانا کھائے، نہ پانی پئے، نہ وضو کرے نہ اس کے برتن استعمال کرے۔ اس کی طہارت اور وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے۔ جو آداب شیخ کے روبرو بجالانا ہے وہی پیچھے بھی بجا لاوے تاکہ اخلاص نصیب ہو۔
ادب ۱۱ : جس جگہ مرشد بیٹھا ہوا ہو اس طرف پاؤں نہ پھیلائے، اس کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے اگرچہ سامنے نہ ہو۔
ادب ۱۲ : شیخ کے سایہ پر قدم نہ رکھے اور حتی الامکان ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔
ادب ۱۳ : شیخ کے آگے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ سعادت سمجھے۔
ادب ۱۴ : جب شیخ کھڑا ہو تو مرید بھی کھڑا ہو جائے اور اس کے بیٹھنے کے بعد بیٹھے۔
ادب ۱۵ : شیخ کے روبرو اور پسِ پُشت یکساں رہے، اپنا ظاہر باطن

ایک طرح پر رکھے یعنی دل اور زبان کے درمیان کسی قسم کا فرق نہ رکھے۔

اصل میں انسان وہی نیک ہے
جس کی زبان اور دِل ایک ہے

ادب ۱۶ : مرشد کے تمام اقوال وافعال کو راست جانے۔ اعتراض نہ کرے۔ دِل میں شک وشبہ نہ لائے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے، تو حضرت موسےٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے ۔

ظن نیکو بُرِیَر اخوانِ صفا ۔ گرچہ آید ظاہر از ایشاں جفا

ترجمہ :۔ حق تعالیٰ کے خاص بندوں کے ساتھ نیک گمان رکھو اگرچہ بظاہر ان کی بات تمہیں جفا معلوم ہو) کیونکہ نصوص شرعی سے حُسنِ ظن مامور بہ ہے اور بلا دلیل مقبول عمل ہے اور بدگمانی پر دلیل کا مطالبہ ہوگا۔ پس محشر میں دلائل دینے کی زحمت کا سامان کیوں کیا جائے۔

مسئلہ : اگر پیر سے کوئی بات خلافِ شرع سرزد ہو جائے (اور وہ پرہیزگاری اور استقامت والا ہو) تو اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے بلکہ تاویل کرنی چاہیئے۔ اور کسی مجبوری حالت استغراق یا ... -

ہونے پر محمول کرنا چاہیے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے جس میں شیخ کامل کے اوصاف (جو کہ بیان ہو چکے ہیں) نہیں ہیں اور اس کی عادت اور طریقہ ہی فاسقانہ ہو تو ایسا شخص ہرگز ولی نہیں ہے ایسے شخص کے کاموں اور باتوں کی تاویل ہرگز جائز نہیں ہے۔ (ارشاد الطالبین مصنفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ)

ادب ۱۷ : شیخ کی سختی اور ڈانٹ ڈپٹ سے دل تنگ نہ ہو اور بدگمانی کو راہ میں نہ آنے دے کیونکہ شیخ کی سختی طالب کیلئے صیقل کا حکم رکھتی ہے۔

گر بہر زخمے تو پر کینہ شوی پس چرا بے صیقل آئینہ شوی

ترجمہ : (اگر تو ہر زخم سے پر کینہ ہوتا رہا تو بغیر صیقل کے کیسے آئینہ بنے گا؟)

ادب ۱۸ : دل میں کوئی شبہ گزرنے کی صورت میں فوراً مناسب طریقے سے عرض کر دے۔ اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنی فہم کا قصور سمجھے۔ اگر مرشد کوئی جواب نہ دے تو جان لے کہ میں جواب کے لائق نہ تھا۔

ادب ۱۹ : مباحثے اور جھگڑے وغیرہ کی صورت نہ بنائے، مرشد کے کلام کو رد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو، بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔

ادب ۲۰ : شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی کسی کے عیوب بیان کرے ؎

عیب جوئی تبصرہ تنقیدِ خلق	ہست شیوہ جملہ محروماں ز حق
دوست را کے فرصتے اینہا بدوست	خلق را ہم دوست دارد بہرِ دوست

ترجمہ :- عیب جوئی ، دوسروں پر تنقید اور تبصرہ اُن لوگوں کی عادت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوتے ہیں ۔ ورنہ دوست کو کب فرصت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دوست (اللہ تعالیٰ کی یاد کو چھوڑ کر لایعنی باتوں میں وقت ضائع کرے وہ تو اپنے دوست (رب) کی خوشنودی کے لیے اُس کی مخلوق سے بھی دوستی رکھتے ہیں ۔)

ادب ۲۱ : مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے محبت و مودت رکھے اس کے دوستوں ، محبوں نیز پیر بھائیوں اور طالبوں کی رعایت کرے ۔ اس کی بدگوئی اور اُس کے مخالفوں سے دور رہے تاکہ استقامت حاصل ہو ۔

ادب ۲۲ : اپنے احوالِ باطنی (اچھے ہوں یا بُرے) مرشد کے سامنے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیبِ روحانی ہے اطلاع کے بعد اصلاح کرے گا ۔ مرشد

کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے۔

ادب ۲۳ : خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد کی خدمت میں عرض کرے۔ اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو وہ بھی بیان کرے۔

ادب ۲۴ : جو درود وظیفہ مرشد تعلیم کرے اسی کو اپنا معمول بنائے اس کے علاوہ تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اپنی طرف سے پڑھنے شروع کئے ہوں یا کسی دوسرے نے بتائے ہوں۔ البتہ اعمال مسنونہ مستثنیٰ ہیں۔

ادب ۲۵ : شیخ کے پاس بیٹھ کر وظیفہ وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔ اگر کچھ پڑھنا لازمی ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر کرے۔

ادب ۲۶ : جو کچھ فیض باطنی اُسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب یا مراقبہ میں دیکھے کہ کسی دوسرے بزرگ سے فیض پہنچ رہا ہے تو یہ خیال کرے کہ میرے مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

ادب ۲۷ : مرشد کا کلام دوسروں کے سامنے اسی قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں۔ جس بات کے بارے میں یہ گمان ہو کہ عام لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے تو اسے ہرگز بیان نہ کرے۔ کیونکہ بعض باتیں صرف خواص کے لیے ہوتی ہیں۔

ادب ۲۸ : اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو اللہ کی رضا کے لیے قبول کرے۔ دل میں کوئی دنیاوی خیال نہ لائے۔

ادب ۲۹ : اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شیخ کی طرف بغرضِ بیعت رجوع نہ کرے۔ تاکہ سعادت مندی کی دولت سے مالا مال ہو۔

ادب ۳۰ : جب مرشد اس دارِ فانی سے رحلت فرما جائے تو اس کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرے تاکہ تعلق روحانی باقی رہے۔

فصلِ ثانی

جاننا چاہیے کہ تزکیہ و تصفیۂ باطن کی تمام تر محنت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنی رضا کا ذریعہ بنایا ہے۔ پس طالب اصلاح پر لازم ہے کہ :

طریقہ ۱ : شریعت کے ظاہری و باطنی احکام کا علم حاصل کرے۔ اردو جاننے والے لوگ مسائل فقہ کی مستند اور معتبر اردو کتابوں کا مطالعہ کریں

اَن پڑھ لوگ پڑھے ہوئے لوگوں سے سُن کر فرائض واجبات، محرمات، مکروہات اور مشتبہات کی واقفیت حاصل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات نیز آپ کی عبادات کے طریقے معلوم کریں کیونکہ

بے علم نتواں خدا را شناخت

ترجمہ:۔ بے علم آدمی خدا کو نہیں پہچان سکتا۔

طریقہ ۲: جو علم حاصل کرے اس پر عمل کو اپنا شعار بنائے۔ بزرگوں کا فرمان ہے کہ اَلْعِلْمُ بِدُوْنِ الْعَمَلِ وَبَالٌ وَالْعَمَلُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ ضَلَالٌ (ترجمہ: علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے)

طریقہ ۳: اپنے عقائد و نظریات جمہور اہل سنت والجماعت کی رائے کے موافق درست کرے۔ اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھے۔ اللہ تعالیٰ ہی کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھے اُسی سے منتیں مرادیں مانگے۔

طریقہ ۴: تمام ظاہری و باطنی اعمال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کے مطابق کرے کیونکہ ؎

خلافِ پیمبر کسی رہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(جو شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طریقہ اختیار کرے گا وہ ہرگز منزل پر نہیں پہنچے گا)

طریقہ ۵ : اخلاقِ رذیلہ مثلاً حرص، غصہ، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ، عُجب وغیرہ کو دور کرنے کی کوشش کرے کیونکہ ۔

گر گرفتارِ صفاتِ بد شُدی
ہم تو دوزخ، ہم عذابِ سرمدی (رومیؒ)

ترجمہ :- اگر تو بُری خصلتوں میں گرفتار ہو گیا تو (یوں سمجھ) کہ تو خود ہی دوزخ ہے اور خود ہی دائمی عذاب ہے)

طریقہ ۶ : اخلاقِ حمیدہ مثلاً صبر و شکر، قناعت، توکل، سخاوت، اخلاص، رضا وغیرہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے کیونکہ ۔

چوں شود اخلاق و اوصاف نکو ۔۔۔ ہست جنت خود تو ای اے نیک خو (رومیؒ)

ترجمہ :- اگر تیرے اخلاق پاکیزہ ہو جائیں گے تو اے نیک خُو تجھے اپنے وجود میں جنت نظر آئے گی ۔

طریقہ ۷ : اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں سے بچتا رہے۔ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ استغفار کرے۔

طریقہ ۸ : اپنے ہاتھ کو حرام و مشتبہ کی طرف بڑھنے سے، حواس کو ممنوعات شریعت سے اور انفاس (سانسوں) کو غفلت سے بچائے۔

طریقہ ۹ : خلاف شرع لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے کیونکہ انکی دوستی میں کوئی فائدہ نہیں۔ نیک لوگوں کی صحبت میں آنا جانا رکھے کیونکہ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

ترجمہ:۔ نیک لوگوں کی صحبت تجھے نیک بنائیگی اور بُرے لوگوں کی صحبت تجھے بُرا بنائے گی۔

طریقہ ۱۰ : اپنی بزرگی اہل اللہ کی صحبت اور خدمت میں سمجھے اہل دنیا اور غافلوں سے دُور رہے۔

طریقہ ۱۱ : سکوت و خلوت کو محبوب جانے۔ حتی الامکان تعلقات و مشاغل دنیوی کو کم سے کم ترکرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اس طریقہ عالیہ

کی بنیاد فراغتِ قلب پر ہے۔

تنبیہ :- خلوت کے وقت یہ تصور کرے کہ میں اپنے شر سے مخلوقات کو بچاتا ہوں۔ یہ گمان ہرگز نہ کرے کہ میں اُن سے بہتر ہوں

طریقہ ۱۲ : مال کے اُس درجہ سے جو حدود شرعیہ سے خارج ہو اور غفلت پیدا کرے یا ضرورت سے زیادہ اس میں انہماک سے بچتا رہے کہ مال ایسی چیز ہے جو حق سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے۔

طریقہ ۱۳ : لوگوں کے نیک کہنے سے خوش اور بُرا کہنے سے غمگین نہ ہو۔

؎ از مدح کس خوشدل مشو اندوہِ دشنامی مکن
از مدح مے باشد نفع و زہجو کے باشد ضرر

ترجمہ : (کسی کی مدح سے خوش نہ ہو اور بُرا کہنے سے غمگین نہ ہو۔ جب کسی کے اچھا کہنے سے نفع حاصل نہیں ہوتا بُرا کہنے سے کیا نقصان ہوگا ؟)

طریقہ ۱۴ : اچھی طرح بھوک لگنے پر کھانا کھائے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کھائے کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔

طریقہ ۱۵ : ذکر و عبادت کو اپنا شعار بنائے۔ نماز تہجد، اشراق چاشت

اوابین وغیرہ کا خاص اہتمام کرے۔

طریقہ ۱۶ : اپنے اعمال کا روزانہ محاسبہ کرتا رہے۔ یعنی تنہائی میں بیٹھ کر اپنے اعمال پر نظر کرے۔ طاعات پر شکر کرے اور معصیت پر نادم ہو اور اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ملامت کرے پھر عہد کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ اور ہر وقت اس عہد کا خیال رکھے۔

طریقہ ۱۷ : چلتے پھرتے لیٹے بیٹھے اپنے دل کی نگہبانی پاسبانی کرتے کرے اور اپنے دل کو غفلت سے بچائے۔

طریقہ ۱۸ : بقدر ہمت نفلی روزے رکھے۔ غیر شادی شدہ سالکین کے لیے نفلی روزے رکھنا زیادہ ضروری ہے۔

طریقہ ۱۹ : مخلوقات سے معاملات درست رکھے اور اہلِ حقوق کے حقوق کا خیال رکھے۔

طریقہ ۲۰ : مخلوقِ خدا سے نرمی برتے، ان کی خطا وقصور سے درگزر کرے

طریقہ ۲۱ : کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے اور اپنے عیوب پیش نظر رکھے۔

طریقہ ۲۲ : شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے ۔

طریقہ ۲۳ : اخوانِ طریقت سے حسد نہ رکھے ۔ اگر کسی پیر بھائی کو کوئی منصب عطا ہوا اور اسے نہ ملے تو اس حالت میں یہ سمجھے کہ سب امور مقسوم ہو چکے ہیں ۔

طریقہ ۲۴ : اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھے تاکہ تکبر سے محفوظ رہے ۔

طریقہ ۲۵ : بے ضرورت اور بے فائدہ لوگوں سے زیادہ نہ ملے ۔ جب ملنا ہو خوش خلقی سے ملے اور کام ہو جانے پر الگ ہو جائے ۔

طریقہ ۲۶ : متقدمین اہلِ طریقت میں عیب نہ نکالے ۔

طریقہ ۲۷ : گانا بجانا سننے ، کھیل تماشا ، سینما ، تھیٹر وغیرہ دیکھنے سے بچتا رہے ۔ اپنے آپ کو کلامِ الٰہی یا توحیدیہ اشعار سننے کی طرف لگائے ۔ کہ گانے بجانے سے نفس خوش ہوتا ہے اور کلامِ الٰہی وغیرہ سے روح خوش ہوتی ہے ۔

طریقہ ۲۸ : اعتدال سے زیادہ ہنسنے ، بولنے ، ہٹ دھرمی کرنے ، بحث مباحثہ کرنے اور جھگڑنے کی عادت سے پرہیز کرے ۔

طریقہ ۲۹ : کوئی غلطی ہوجائے تو خواہ مخواہ تاویل نہ کرے، بات نہ بنائے بلکہ غلطی کا اقرار کرکے معافی کا طلبگار رہے۔

طریقہ ۳۰ : پیر سے کسی خاص شغل یا وظیفے کی درخواست نہ کرے۔

طریقہ ۳۱ : ذکر کے دوران جو اثرات یا کیفیات ظاہر ہوں اپنے شیخ کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے۔

طریقہ ۳۲ : کرامت، خرق عادات، غوث یا قطب کے مرتبے کا آرزومند نہ ہو بلکہ قرب خداوندی کا طالب رہے اور شیطان کے مکر و فریب سے ڈرتا رہے کہ وہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔

طریقہ ۳۳ : تمام نیک بختیاں، ریاضت، مجاہدہ اور مراقبہ میں جانے۔

طریقہ ۳۴ : ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور اُسی سے اپنی حاجت عرض کرے۔ مخلوقات سے تمام امید دل کو منقطع کرلے۔

بیان

اشغال و اذکار مراقبات

طریقۂ شریفہ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

قدس اللہ اسرارھم

(بزبانِ فارسی)

(۱) طریقِ اول - ذکر اسم ذات

اسم ذات بآں روش کہ زبان را
بکام چسپانیده، دل را از خواطر و
حدیثِ نفس تہی سازد و بزبانِ دل
کہ محلش زیر پستانِ چپ بفاصلہ
دو انگشت مائل بہ پہلو اسم مبارک
اللہ اللہ بگوید و مفہوم آں کہ
ذات موصوف بجمیع صفات کاملہ
و منزہ از صفاتِ ناقصہ کہ برآں ایمان
آوردیم در لحاظ دارد و در تمام اوقات
بریں ذکر مواظبت نماید تا دل بذکر
جاری شود

(ترجمہ اُردُو)

طریقِ اول — ذکر اسم ذات

ذکر اسم ذات اس طور پر کرے کہ زبان
کو تالو سے لگا کر دل کو پریشان خیالات
اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے خالی کرکے
اور زبانِ دل کے ساتھ کہ جس کی جگہ
بائیں پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلے
پر پہلو کی سمت میں ہے اسم مبارک اللہ
اللہ کہے اور اس کے معنی کا لحاظ رکھے
کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام صفاتِ کاملہ
کے ساتھ موصوف ہے اور ہر قسم کے
نقصانات سے پاک ہے جس پر ہم ایمان لائے
ہیں ہر وقت اس ذکر کا خیال رکھے تاکہ
دل ذکرِ الٰہی کے ساتھ جاری ہو جائے

(٢) سبق دوم (لطیفۂ روح)
بعدازاں از لطیفۂ روح کہ مکانش
زیر پستان راست بفاصلہ دو
انگشت است ہماں طور ذکر کند
(٣) سبق سوم (لطیفۂ سر)
باز از لطیفۂ سر کہ محل او برابر پستان
چپ بفرق دو انگشت مائل بوسط
سینہ است ہماں طور ذکر کند
(٤) سبق چہارم (لطیفۂ خفی)
بعدازاں باز لطیفۂ خفی کہ جایش برابر
پستان راست بفرق دو انگشت
مائل بوسط سینہ است ہماں طور ذکر کند
(٥) سبق پنجم (لطیفۂ اخفیٰ)
باز از لطیفۂ اخفیٰ کہ مکانش وسط

سبق دوسرا (لطیفۂ روح)
اس کے بعد لطیفۂ روح سے جس کی جگہ
دائیں پستان کے نیچے دو انگشت
کے فاصلے پر ہے اسی طرح ذکر کرے
سبق تیسرا (لطیفۂ سر)
پھر لطیفۂ سر سے جس کی جگہ بائیں پستان
کے برابر سینے کی طرف کو دو انگشت
کے فاصلے پر ہے اسی طرح ذکر کرے۔
سبق چوتھا (لطیفۂ خفی)
اس کے بعد لطیفۂ خفی سے کہ جس کی جگہ
دائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ
پر سینے کی طرف ہے اسی طرح ذکر کرے
سبق پانچواں (لطیفۂ اخفیٰ)
پھر لطیفۂ اخفیٰ سے جس کی جگہ وسط سینہ

سینہ است ذکر نماید تا آنکہ لطائف
خمسہ جاری بذکر شوند

(٦) سبق ششم (لطیفہ نفس)

بعد ازاں از لطیفہ نفس کہ محلش وسط
پیشانی است ذکر کند

(٧) سبق ہفتم (لطیفہ قالبیہ)

کہ محلش تمام بدن انسانی است
ذکر کند تا از ہر بن موئے ذکر ہویدا
گردد - ایں را سلطان الاذکار مے
نامند - بدانکہ گاہے سلطان الاذکار
وسط فرق سر یعنی بالائے دماغ میں
سازند ازاں ہم ذکر بہ تمام بدن بفضل
اللہ تعالیٰ جاری گردد -

ہے ذکر کرے حتیٰ کہ پانچوں لطیفے ذکر
کے ساتھ جاری ہو جائیں -

سبق چھٹا (لطیفہ نفس)

پھر لطیفہ نفس سے کہ جگہ اس کی
انسان کی پیشانی کا وسط ہے ذکر کرے

سبق ساتواں (لطیفہ قالبیہ)

لطیفہ قالبیہ کا تعلق تمام بدن انسانی
سے ہے اس ذکر سے بال بال ذکر
الٰہی کے ساتھ جاری ہو جاتا ہے اسکو
سلطان الاذکار کہتے ہیں جاننا چاہیے
کہ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ دماغ کے
اوپر کھوپڑی کے درمیان مقرر کرتے ہیں
اس سے بھی تمام بدن اللہ کے ذکر کے
ساتھ ذاکر ہو جاتا ہے -

(بدآنکہ)

لطائفِ عالمِ خلق لطیفۂ نفس و اربع
عناصر اند و اصل ہر لطیفۂ عالمِ خلق
اصل لطیفہ از لطائفِ عالمِ امر است
چنانچہ اصل نفس اصل قلب است
و اصل باد اصل روح است و اصل
آب اصل سر است و اصل نار اصل
خفی است و اصل خاک اصل اخفیٰ
است و فنا و بقا ہر لطیفہ
از لطائفِ عالمِ خلق مبنی است
بر اصلے از اصولِ لطائفِ عالم
امر چنانکہ فنا و بقاءِ عنصر نفس مبنی
است بر تجلی صفاتِ افعالیہ کہ
اصل قلب است۔ و فنا و بقاءِ عنصر

(جاننا چاہیئے کہ)

لطیفۂ نفس اور اربعہ عناصر عالمِ خلق
کے لطیفے ہیں اور عالمِ خلق کے ہر لطیفے
کی اصل عالمِ امر کے لطیفوں میں سے
کسی لطیفہ کی اصل ہے چنانچہ قلب
کی اصل نفس کی اصل ہے اور روح کی
اصل ہوا کی اصل ہے اور سر کی اصل
پانی کی اصل ہے اور خفی کی اصل آگ
کی اصل ہے اور اخفیٰ کی اصل مٹی کی
اصل ہے اور عالمِ خلق کے لطیفوں کے
ہر لطیفہ کی فنا و بقا، عالمِ امر کے
لطیفوں کے اصولوں میں سے کسی
لطیفہ پر مبنی ہے جیسا کہ لطیفۂ نفس
کی فنا و بقا مبنی ہے صفاتِ افعالیہ

باد مبنی است بر تجلی صفاتِ ثبوتیہ
کہ اصل روح است و فنا و بقاء
عنصرِ آب مبنی است بر تجلی شئوناتِ
ذاتیہ کہ اصل سر است
و فنا و بقاء عنصر نار مبنی است
بر تجلی صفاتِ سلبیہ کہ اصل خفی
است و فنا و بقاء عنصرِ خاک مبنی
است بر تجلی شان جامع باری
تعالیٰ کہ اصل اخفیٰ است ۔

(۸) سبق ہشتم (طریقِ ذکر نفی و اثبات)
این کہ اول نفسِ خود را زیرِ ناف
بند کند و بزبانِ خیال کلمہ لا را
از ناف تا بدماغ خود رساند و لفظ

کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ قلب کی اصل ہے
اور عنصر ہوا کی فنا و بقاء مبنی ہے صفاتِ
ثبوتیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ روح کی اصل
ہے اور عنصر پانی کی فنا و بقا مبنی ہے
شئوناتِ ذاتیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ
سر کی اصل ہے اور عنصر آگ کی فنا
و بقاء مبنی ہے صفاتِ سلبیہ کی تجلی
پر جو کہ لطیفۂ خفی کی اصل ہے اور مٹی
کی فنا و بقا مبنی ہے شانِ جامع کی
تجلی پر جو کہ لطیفۂ اخفیٰ کی اصل ہے۔
سبق آٹھواں بطریقِ ذکر نفی و اثبات
یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے
نیچے بند کر دے اور محض اپنے خیال
سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچائے اور

الّٰہ را بر دوش راست فرو
آرد و لفظ اِلَّا اللّٰہ را بر دل ضرب
کند بوجہے کہ اثر ذکر بلطائف دیگر رسد
و لفظ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ را
در وقت گذاشتن نفس بخیال گوید
و شرط در ذکر لحاظ معنی کہ نیست
مقصودے بجز ذاتِ پاک و در وقت
نفی نفی ہستی خود و نفی جمیع موجودات
نماید و در وقت اثبات اثبات ذاتِ
حق تعالیٰ سبحانہٗ ملحوظ دارد و نیز از
شرط در ہر ذکر چند بار بزبانِ خیال
بہ کمال خاکساری و نیازمندی
مناجات و التجا کردن کہ خداوندا
مقصودِ من توئی و رضائے تو

کلمہ الٰہ کو اپنے کندھے پر نیچے
کو لائے اور لفظ اِلَّا اللّٰہ کی دل پر
ضرب اس طرح لگائے کہ اس کا اثر
دوسرے لطائف پر بھی پڑے اور لفظ
محمد رسول اللہ کو سانس چھوڑتے وقت
خیال سے کہے۔ اس ذکر کے اندر شرط
یہ ہے کہ اس کے معنی کا لحاظ رکھے کہ
سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے
کوئی مقصود اور معبود نہیں ہے اور نفی
لَا کے وقت اپنی ہستی اور تمام موجودات
کی ہستی کی نفی کرے اور اثبات یعنی
اِلَّا اللّٰہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات
پاک کے اثبات کو خیال میں رکھے نیز
ہر ذکر میں شرط یہ ہے کہ نہایت عاجزی

مرا محبت و معرفت خود بدہ" و
توجہ خود بسوئے قلب و توجہ
قلب بذات الٰہی داشتن ضرور
کہ حصول نسبت بدون ایں دو
چیز محال است ایں توجہ را وقوف
قلبی نامند باید کہ دل را از خطرات
نگاہ دارد تا خطرات غلبہ نکند و
ایں را نگاہ داشت گویند حبس
نفس در ذکر مفید حرارت
قلب و ذوق و رقت و نفی
خطرات و ترقی محبت از فوائد
حبس نفس است و می تواند کہ
موجب حصول کشف گردند۔ و در ذکر
نفی و اثبات رعایت عدد طاق کمل

کے ساتھ چند بار بزبانِ خیال عرض کیجیے
کہ "الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری
رضا، مجھے اپنی محبت و معرفت عطا فرما"
اور اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی
توجہ ذات باری تعالیٰ کی طرف رکھنی
ضروری ہے کیونکہ ان دو چیزوں کے
بغیر حصولِ نسبت مشکل ہے اس توجہ
کو وقوفِ قلبی کہتے ہیں، نیز چاہیئے کہ
دل کو پریشان خیالات سے محفوظ رکھے
تاکہ خیالات غلبہ نہ پا جاویں اسے
نگہداشت کہتے ہیں۔ **فوائد حبسِ نفس**
اس سے قلب میں حرارت، ذوق،
رقت، نفی خطرات اور ترقی محبت اللہ
تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے ممکن ہے موجب

دارد لہذا ایں را وقوف عددی
گویند و ایں ماثور از حضرت خضر
علیہ السلام کہ بحضرت خواجہ
عبد الخالق غجدوانی رحمہ اللہ
تعلیم فرمودہ بودند۔ پس اگر
در یکدم تا بست و یک بار
رسانیدہ فائدہ ندیدہ عمل او
باطل از سرِ نو گیرد و شرط
را نیک نگاہ دارد واللہ اعلم
وعلمہ اتم

(۹) سبق نہم (تہلیل لسانی)
تہلیل لسانی را ہم بطریق مذکور بغیر
حبس نفس معمول داشتہ اند اما

حصول کشف بن جاوے ذکر نفی و
اثبات میں عدد طاق کا لحاظ رکھنا لازم
ہے اس لیے اس کا نام وقوف عددی
ہے اور یہ طریقہ حضرت خضر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ انھوں نے حضرت
خواجہ عبد الخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ کو
تعلیم فرمایا تھا اگر ایک سانس میں اکیس
بار تک پہنچانے کے بعد بھی فائدہ معلوم
نہ ہو تو وہ عمل رائیگاں سمجھ کر از سر نو
شروع کرے اور اسکے شرائط کا اچھی
طرح لحاظ رکھے واللہ اعلم وعلمہ اتم

سبق نواں (تہلیل لسانی)
یعنی زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا
کا بھی یہی معمول ہے لیکن اس میں سانس

دوازدہ تسبیح و اعلیٰ لو پنج ہزار سے
فرمایند اگر سالک ازیں زائد کند
فائدہ عظیم دارد۔

(۱۰) سبق دہم (مراقبہ احدیت)

فیض مے آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع
صفات کمال است و منزہ از ہر
نقصان و زوال۔ مورد فیض لطیفہ
قلب من است۔

مراقباتِ مشارب

(۱۱) سبق یازدہم (اول مراقبہ)

لطیفہ قلب خود را مقابل لطیفہ
قلب مبارک سرورِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم داشتہ بزبان

کو بند نہیں کیا جاتا، ادنیٰ مقدار اس
کی بارہ تسبیح اور اعلیٰ درجہ پانچ ہزار ہے
اگر سالک اس سے بھی بڑھ جائے تو فائدہ اٹھائیگا

سبق دسواں (مراقبہ احدیت)

فیض آتا ہے اس ذات سے جو تمام
صفاتِ کمال کی جامع ہے اور ہر
نقصان و زوال سے پاک ہے فیض
کے وارد ہونے کی جگہ میرا لطیفہ قلب ہے۔

مراقباتِ مشارب

سبق گیارھواں (پہلا مراقبہ)

اپنے لطیفہ قلب کو لطیفہ قلب مبارک
آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے مقابل سمجھ کر خیال کی زبان سے

خیال عرض کند "الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کہ از لطیفۂ قلب آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ قلب آدم علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمت پیرانِ کبار در لطیفۂ قلب من القا کن"

التجا کرے کہ "الٰہی تجلیاتِ افعالیہ کا فیض جس کو تو نے آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفۂ قلب میں القا کیا ہے پیرانِ عظام کے وسیلے سے میرے لطیفۂ قلب میں القا فرما"

(۱۲) سبق دوازدہم (مراقبہ دوم)

لطیفۂ روح خود را متقابل لطیفہ روح مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ خیال عرض کند "الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ از لطیفۂ روح مبارک آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ روح حضرت نوح و

سبق بارہواں (مراقبہ دوم)

اپنے لطیفۂ روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روح کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ "الٰہی تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کا فیض جس کو تو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح مبارک سے

حضرت ابراہیم علیہما السلام
افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار
در لطیفۂ روح من القا کن۔

۳۰) سبق سیزدہم (مراقبہ سوم)

لطیفۂ سر خود را مقابل لطیفۂ سر
مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم داشتہ بزبان خیال عرض
کند کہ الٰہی فیض تجلیات شیون ذاتیہ
کہ از لطیفۂ سر مبارک آن سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ
سر حضرت موسیٰ علیہ السلام
افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار
در لطیفۂ سر من القا کن۔

حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام
کے لطیفۂ روح میں القاء کیا ہے پیران
کبار کے طفیل سے میرے لطیفۂ روح
میں القاء کر۔

سبق تیرھواں (مراقبہ تیسرا)

اپنے لطیفۂ سر کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سر کے مقابل
جان کر زبان خیال سے عرض کرے
کہ الٰہی شیون ذاتیہ کی تجلیات کا فیض
جو تو نے حضرت سید المرسلین کے لطیفۂ
سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
لطیفۂ سر میں القاء فرمایا ہے۔ پیران
عظام کے وسیلے سے میرے لطیفۂ
سر میں القاء فرما۔

۱۴) سبق چہاردہم (مراقبہ چہارم)
لطیفۂ خفی خود را مقابل لطیفۂ خفی
آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
داشتہ بزبانِ خیال عرض کند
الٰہی فیض تجلیات صفاتِ سلبیہ
کہ از لطیفۂ خفی مبارک آں سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ خفی
حضرت عیسٰے علیہ السلام افاضہ

سبق چودھواں (مراقبہ چوتھا)
اپنے لطیفۂ خفی کو مقابل لطیفۂ خفی
آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے رکھ کر زبانِ خیال سے عرض کرے
کہ الٰہی صفاتِ سلبیہ کی تجلیات کا
فیض جو تو نے آں سرورِ عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ خفی سے
حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لطیفۂ خفی

فائدہ:- بدانکہ مراقبہ مشتق است از ترقب
و ترقب انتظار کردن را گویند سالک بہیئتِ
خاص مے نشیند و انتظار فیض از ذاتِ
باری تعالیٰ کند لہٰذا ایں اسباق را
مراقبات مے گویند۔

فائدہ:- جاننا چاہیئے کہ مراقبہ ترقب سے
لیا گیا ہے اور ترقب انتظار کرنے کو کہتے ہیں
چونکہ سالک ایک خاص طریقہ پر بیٹھ کر فیض
کا انتظار اللہ تعالیٰ کی ذات سے کرتا ہے
اس لیے ان اسباق کو مراقبات کہتے ہیں

فرمودہ بحرمتِ پیرانِ کبار، در
لطیفۂ خفی من القاء کن۔"

(۱۵) سبق پنجدہم (مراقبۂ پنجم)

لطیفۂ اخفیٰ خود را در مقابل لطیفۂ اخفیٰ
مبارک آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم داشتہ بزبانِ خیال عرض
کند "الٰہی فیضِ تجلیاتِ شانِ جامع
کہ در لطیفۂ اخفےٰ مبارک آں سرورِ
عالم صلے اللہ وآلہ وسلم افاضہ فرمودہ
بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفۂ اخفیٰ
من القاء کن۔"

تنبیہ :۔ باید دانست کہ در ہر
مراقبہ لطیفہ راکہ مورد فیض است

میں القاء فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے
طفیل میرے لطیفۂ خفی میں القاء فرما۔"

سبق پندرھواں (مراقبہ پانچواں)

اپنے لطیفۂ اخفیٰ کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے مقابل
تصور کرکے خیال کی زبان سے التجا
کرے کہ "الٰہی تجلیاتِ شانِ جامع
کا فیض جو آپ نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفےٰ
مبارک میں القاء کیا ہے پیرانِ کبار
کے طفیل سے میرے لطیفۂ اخفےٰ
میں القاء فرمایئے۔"

تنبیہ :۔ جاننا چاہیئے کہ مراقبہ
میں ہر اس لطیفہ کو جو مورد فیض ہے

ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہر
یک از حضرات مشائخ کرام سلسلہ
تا بہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بمنزلہ آئینہائے متقابلہ فرض کردہ
بطریقِ تعاکس آں فیض مخصوص
را در لطیفۂ مخصوص منعکس انگارد
تا بمقتضائے اَنَا عِندَ ظَنِّ
عَبدِی بِی مامول
انجامد وَمَا ذٰلِکَ عَلَی
اللّٰہِ بِعَزِیزٍ

(۶) سبق ششم (مراقبہ معیت ولایتِ صغریٰ)

ملحوظ رکھ کر سلسلہ کے مشائخ کرام کے
اسی لطیفہ کو حضرت سید المرسلین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اُن شیشوں کی
مانند جو آپس میں ایک دوسرے کے
مقابل ہوں فرض کر کے اس فیض
مخصوص کو اس خاص لطیفہ میں بطریق
عکس گمان کرے تاکہ بمقتضائے
اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی (کہ میں
اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں)
مقصد پورا ہو وَمَا ذٰلِکَ عَلَی
اللّٰہِ بِعَزِیزٍ (یہ بات اللہ تعالیٰ پر کوئی
مشکل کام نہیں ہے)

سبق سولہواں (مراقبہ معیت ولایتِ صغریٰ)

مضمون آیت کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ
اَیْنَمَا کُنْتُمْ ملحوظ داشتہ از
صمیم قلب داند کہ "فیض مے آید
از ذاتیکہ با من و با ہر ذرہ از
ذرات کائنات بہمان شان کہ
مراد اوست تعالیٰ منشاء فیض
دائرہ ولایت صغرٰی ست کہ
ولایت اولیاء عظام و ظلِ اسماء
و صفات مقدسہ است مورد
فیض لطیفۂ قلب من است"

ولایت کبریٰ

مشتمل بر سہ دائرہ و یک قوس

آیت کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا
کُنْتُمْ (اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں
کہیں بھی تم ہو) کے مضمون کا لحاظ رکھ
کر پکے دل سے جانے کہ "فیض آتا
ہے اُس ذات سے جو میرے ساتھ
و نیز کائنات کے ذرات میں سے
ہر ذرہ کے ساتھ اسی شان سے جو
اس کی مراد ہے موجود ہے فیض کا
منشا، ولایتِ صغریٰ کا دائرہ ہے
جو اولیاء عظام کی ولایت ہے اور
اسماء و صفاتِ مقدسہ کا ظل۔ مورد
فیض میرا لطیفۂ قلب ہے"۔

ولایتِ کبریٰ

یہ تین دائروں اور ایک قوس

است۔

(۱۷) سبق ہفدہم (نیستِ دائرہ اولیٰ)

مضمون آیۂ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ
ملحوظ داشتہ از روئے باطن
داند کہ "فیض می آید از ذاتیکہ
نزدیک تر است بمن از رگِ
جانِ من بہماں شان کہ مراد حق
سبحانہٗ و تعالیٰ است موردِ
فیض لطیفۂ نفس و لطائف
خمسہ عالم امر من منشاء فیض
دائرۂ اولیٰ ولایت کبریٰ کہ
ولایت انبیاء علیہم السلام
و اصل دائرہ ولایت صغریٰ۔

پر مشتمل ہے۔

سبق سترھواں (نیستِ دائرہ اولیٰ)

آیت کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ
(کہ ہم تمہاری رگِ جان سے بھی نزدیک تر
ہیں) کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر خیال
کرے کہ "فیض آتا ہے اس
ذات سے جو نزدیک تر ہے مجھ
سے میری رگِ جان سے اسی شان
سے جو مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات
کی، مورد فیض میرا لطیفۂ نفس اور
میرے عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں
فیض کا منشا، دائرہ اولیٰ ولایت
کبریٰ ہے جو ولایت انبیاء علیہم السلام

ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرے
کی اصل ہے۔

(۱۸) سبق ہژدہم

(نسبت دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ)

مضمون آیۃ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارد کہ "فیض مے آید از ذاتیکہ مرا دوست می دارد و من او را دوست می دارم منشا، فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء عظام و اصل دائرۂ اُولیٰ است مورد فیض لطیفۂ نفس من است"

سبق اٹھارواں

(دوسرے دائرہ ولایت کبریٰ کی نیت)

آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ (کہ اللہ اُن سے محبت رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں) کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر دل میں خیال کرے کہ "فیض آتا ہے اُس ذات سے کہ جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں فیض کا منشا، ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو انبیاء عظام کی ولایت ہے اور دائرہ اولیٰ کے لیے اصل ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے۔"

(۱۹) سبق نوزدہم

(نیت دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ)

مضمون آیت کریمہ یُحِبُّہُمْ
وَیُحِبُّوْنَہٗ را ملحوظ داشتہ
در دل خیال می آرد کہ "فیض
می آید از ذاتیکہ مرا دوست
می دارد ومن او را دوست
می دارم منشار فیض دائرہ ثالثہ
ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاءِ عظام
علیہم السلام واصل دائرہ ثانیہ
است مورد فیض لطیفہ نفس من"

(۲۰) سبق بستم (نیت قوس)

مضمون یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
را ملحوظ داشتہ در دل گزارند

سبق انیسواں

(ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرہ کی نیت)

آیت کریمہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض
آتا ہے اُس ذات سے جو مجھ کو
دوست رکھتی ہے اور میں اس
کو دوست رکھتا ہوں، منشاء فیض
کا ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ
ہے جو انبیاء علیہم السلام کی ولایت
ہے اور دائرہ ثانیہ کے لیے اصل
ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے"

سبق بیسواں (نیت قوس)

مضمون یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض

کہ "فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست
می دارد و من او را دوست
می دارم و منشار فیض قوس
ولایت کبریٰ است کہ اصل
دائرہ ثالثہ ۔ مورد فیض
لطیفہ نفس من ۔

(۲۱) سبق بست ویکم (مراقبہ اسم الظاہر)
فیض می آید از ذاتیکہ مسمّی باسم
"الظاہر" است مورد فیض لطیفہ
نفس ولطائف عالم امر من ۔

(۲۲) سبق بست ودوم (مراقبہ اسم الباطن)
فیض می آید از ذاتیکہ مسمّی باسم "الباطن"
است، منشاء فیض دائرہ ولایت

آتا ہے اس ذات سے جو مجھے
دوست رکھتی ہے اور میں اس
کو دوست رکھتا ہوں فیض کا
منشاء ولایت کبریٰ کا قوس ہے
جو کہ تیسرے دائرے کیلئے اصل ہے
موردِ فیض میرا لطیفۂ نفس ہے"۔

سبق اکیسواں (مراقبہ اسم الظاہر)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو
موسوم باسم "الظاہر" ہے مورد فیض
میرا لطیفۂ نفس اور عالم امر کے
پانچوں لطیفے ہیں۔

سبق بائیسواں (مراقبہ اسم الباطن)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو
"اسم الباطن" کے نام سے موسوم

علیا است کہ ولایت ملائکہ اعلیٰ
مورد فیض عناصر ثلثہ من سوائے
عنصر خاک ۔

(۲۳) سبق بست وسوم

(کمالات نبوت)

فیض می آید از ذات بحت کہ
منشاء کمالات نبوت مورد فیض
لطیفۂ عنصر خاک من است ۔

(۲۴) سبق بست وچہارم

(کمالاتِ رسالت)

فیض می آید از ذاتِ بحت کہ
منشاء کمالات رسالت است
موردِ فیض ہیئت وحدانی من

ہے منشار فیض کا ولایت علیا کا
دائرہ ہے جو ملائکہ اعلیٰ کی ولایت ہے
پر فیض ہے تینوں عناصر ہیں سوائے
عنصر خاک کے ۔

سبق تئیسواں

(کمالاتِ نبوت)

فیض آتا ہے اُس ذاتِ خاص
سے جو کمالاتِ نبوت کا منشا ہے
موردِ فیض میرا لطیفۂ عنصر خاک ہے

سبق چوبیسواں

(کمالات رسالت)

فیض آتا ہے اُس ذاتِ خاص
سے جو کمالاتِ رسالت کا منشاء
ہے موردِ فیض میری ہیئت

است۔

(۲۵) سبق بست و پنجم

(کمالات اولوالعزم)

فیض می آید از ذات بحت کہ منشار کمالات اولوالعزم است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

(۲۶) سبق بست و ششم

(حقیقت کعبہ ربانی)

فیض می آید از ذاتِ بحت کہ مسجودلہٗ جمیع ممکنات و منشار حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

وحدانی ہے۔

سبق پچیسواں

(کمالات اولوالعزم)

اُس ذاتِ خاص سے فیض آتا ہے جو کمالات اولوالعزم کا منشار ہے، موردِ فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

سبق چھبیسواں

(حقیقت کعبہ ربانی)

اُس ذات واجب الوجود سے فیض آرہا ہے جس کے لیے تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور حقیقت کعبہ ربانی کا منشا ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

(۲۷) سبق بست و ہفتم
(حقیقت قرآن مجید)
فیض می آید از کمال وسعت بیچون
حضرت ذات کہ منشا، حقیقت
قرآن مجید است مورد فیض ہیئت
وحدانی من است۔

(۲۸) سبق بست و ہشتم (حقیقت صلوٰۃ)
فیض می آید از کمال وسعت بیچون
حضرت ذات کہ منشا حقیقت
صلوٰۃ است مورد فیض ہیئت
وحدانی من است۔

(۲۹) سبق بست و نہم (معبودیت صرف)
فیض می آید از ذاتیکہ منشا معبودیت
صرفہ است مورد فیض ہیئت

سبق ستائیسواں
(حقیقت قرآن مجید)
فیض آتا ہے اس ذات بیمثل کمال
وسعت والی سے جو منشاءِ حقیقت
قرآن مجید ہے فیض کے آنے کی جگہ
میری ہیئت وحدانی ہے۔

سبق اٹھائیسواں (حقیقت صلوٰۃ)
فیض آتا ہے اس ذات بیمثل کمالات
وسعت والی سے جو حقیقت صلوٰۃ
کا منشا ہے فیض کے آنے کی جگہ
میری تشکل وحدانی ہے۔

سبق انتیسواں (معبودیت صرف)
فیض آتا ہے اس ذات سے جو
معبودیت صرف کا منشا ہے مورد

وحدانی من است ۔
(۳۰) سبق سی ام (حقیقت ابراہیمی)
فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت
ابراہیمی است مورد فیض ہیئت
وحدانی من است ۔
(۳۱) سبق سی ویکم (حقیقت موسوی)
فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت
موسوی است مورد فیض ہیئت
وحدانی من است ۔
(۳۲) سبق سی ودوم (حقیقت محمدی)
فیض می آید از ذاتیکہ منشار حقیقت
محمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی
من است ۔
(۳۳) سبق سی وسوم (حقیقت احمدی)

فیض میری ہیئت وحدانی ہے ۔
سبق تیسواں (حقیقت ابراہیمی)
فیض آتا ہے اس ذات سے جو
حقیقت ابراہیمی کا منشار ہے مورد
فیض میری شکل وحدانی ہے ۔
سبق اکتیسواں (حقیقت موسوی)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقت
موسوی کا منشار ہے مورد فیض میری
شکل وحدانی ہے ۔
سبق بتیسواں (حقیقت محمدی)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو
حقیقت محمدی کا منشار ہے مورد
فیض میری ہیئت وحدانی ہے ۔
سبق تینتیسواں (حقیقت احمدی)

فیض می آید از ذاتیکہ منشا حقیقت احمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

(۳۴) سبق سی وچہارم (حُبِ صرف)
فیض می آید از ذاتیکہ منشا حُبِ صرف است مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

(۳۵) سبق سی وپنجم (دائرۂ لاتعین)
فیض می آید از ذات بحت کہ منشار دائرۂ لاتعین است موردِ فیض ہیئت وحدانی من است۔

فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقتِ احمدی کا منشا ہے موردِ فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

سبق چونتیسواں (حُبِ صرف)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حُبِ صرف کا منشا ہے موردِ فیض میری شکل وحدانی ہے۔

سبق پینتیسواں (دائرۂ لاتعین)
فیض آتا ہے اُس ذات خاص سے جو دائرہ لاتعین کا منشا ہے موردِ فیض میری شکل وحدانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَائِہٖ وَآلَائِہٖ الْکَامِلَۃِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَآلِہٖ

وَ عِتْرَتِہٖ وَ اَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اٰمِیْنْ

بے شمار تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اس کی کامل و مکمل نعمتوں پر اور درود حضور علیہ السلام پر اور آپ کی آل اور اولاد اور سب تابعداروں پر (آمین)

سختیٔ رہ سے نہ ڈر ہاں اِک ذرا ہمت تو کر
کامزن ہونا ہے مشکل راستہ مشکل نہیں
کام کو خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک
ابتدا کرنا ہے مشکل انتہا مشکل نہیں

☆

مسنون دُعائیں

قبولیت دُعا کب اور کیسے

جو مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں مستجاب ہوں، انہیں ان امور سے محترز رہنا چاہیئے جو ردِ دُعا کا سبب بنتے ہیں۔ اِس ضمن میں کچھ احادیثِ نبوی ہماری چشم کشائی اور رہنمائی کا حکم رکھتی ہیں :

ایک شخص طویل سفر کرتا ہے پراگندہ حال، غبار آلود کپڑوں والا دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے اے رب، اے رب مگر اُس کا کھانا بھی حرام ہے پینا بھی حرام ہے لباس بھی حرام ہے۔ حرام کی غذا سے نشو ونما پا رہا ہے بھلا ایسے شخص کی دُعا کیونکر سُنی جائے (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل بے حضور دل کی دُعا قبول نہیں کرتا (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دُعا مانگتا ہے اللہ اس کی دُعا قبول کرتا ہے۔

پس یا تو دنیا میں اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کے لیے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دعا کے عوض اس کی کوئی مصیبت دور کر دیتا ہے بشرطیکہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے (ترمذی)

صبح ہونے پر

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؕ (ترمذی)

اے اللہ تیری مدد سے ہم نے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی تیرے کرم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے اور تیری طرف ہم کو پلٹ جانا ہے

شام ہونے پر

(۲) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ؕ (ترمذی)

اے اللہ تیری ہی مدد سے ہم نے شام کی اور تیری ہی مدد سے صبح کی۔ تیرے کرم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے اور مرنے کے بعد تیرے ہی سامنے ہمیں حاضر ہونا ہے۔

صبح وشام پڑھنے کی چند اور چیزیں

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ ہر صبح و شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ (ترمذی)

(اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) ــــــ تو اُسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ صبح کو پڑھ لینے سے شام تک اور شام کو پڑھ لینے سے صبح تک اُسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

(۲) رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا ؕ

(میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔) ــــــ تو اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اُسے

راضی کرے۔

سوتے وقت

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنے بستر کو تین بار جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر یا رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دُعا تین بار پڑھے (مشکوٰۃ و حصن حصین)

(۵) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی (بخاری و مسلم)

اے اللہ تیرا نام لے کر میں مرتا اور جیتا ہوں۔

جب سو کر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے

(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۞ (بخاری و مسلم)

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اور بعد کی دُعا

جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ کہے

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان بسم اللہ آڑبن جاتی ہے اور یہ دعا پڑھے۔

۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؕ

(اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔) پھر بایاں پاؤں بیت الخلاء میں رکھے۔ فراغت کے بعد دایاں پاؤں باہر رکھے اور غُفْرَانَکَ (اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں) کہے۔

اور یہ دعا پڑھے۔

۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ؕ (مشکوٰۃ)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

وضو کرتے وقت

۹) اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰہِ

اللہ کے نام سے وضو کا آغاز کرتا ہوں۔

وضو کے دوران

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (حسن عن النسائی)

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے (قبر کے) گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

وضو کرنے کے بعد

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دُعا پڑھے۔

۱۱۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ؛ (حسن عن المستدرک)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور

اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔ اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

جب صبح کی نماز کے لیے نکلے تو یہ دُعا پڑھے

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا (حصن حصین)

اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں

نور کر دے اور میرے لیے نور مقرر کردے اور میرے پٹھوں میں نور کر دے اور میرے گوشت میں نور کردے اور میرے خون میں نور کردے اور میرے بالوں میں نور کر دے اور میری کھال میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میرے نفس میں نور کر دے اور مجھے نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے اے اللہ مجھے نور عنایت فرما۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

جب مسجد میں داخل ہو تو پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اور دایاں پاؤں مسجد میں رکھے۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مشکوٰۃ)

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلتے وقت

بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ٥

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

نمازِ فجر اور نماز مغرب کے بعد یہ پڑھے

حضرت مسلم تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ کہو۔

۱۵۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط

اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ رکھیو۔

جب تم اس کو کہہ لوگے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نمازِ فجر کے بعد کسی سے بات کیے بغیر کہہ لوگے اور اس دن مر جاؤگے تو دوزخ سے محفوظ رہوگے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

۱۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ط

اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ

کیا جو ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (مشکوٰۃ)

جب گھر سے نکلے تو یہ دُعا پڑھے

۱۷- بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی)

میں اللہ کا نام لے کر نکلا۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے تو اسکو غائبانہ ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ہر ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سُن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے۔ (ترمذی)

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

۱۸- لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

اور وہ خود زندہ ہے اُسے موت نہ آئے گی، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

جب کھانا شروع کرے تو یہ پڑھے

۱۹۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ (مستدرک)
میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔
اگر شروع میں بسم اللہ بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے
۲۰۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ۔ (ترمذی)
میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا۔
فائدہ: کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی تو شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

جب کھانا کھا چکے تو یہ دُعا پڑھے

۲۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

(ابن السنی)

سب تعریفیں خدا کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

۲۲- اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اُسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔ (مسلم)

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو اسے یہ دُعا دے

۲۳- اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ (مشکوٰۃ)

اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

پینے کا بیان

۲۴۔ پانی یا اور کوئی چیز بیٹھ کر پئے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پئے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پئے اور برتن میں سانس نہ لے نہ پھونک مارے اور جب پینے لگے تو بسم اللہ پڑھے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے (مشکوٰۃ)

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

۲۵۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ (ترمذی)

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔

آب زمزم پی کر یہ دعا پڑھے

۲۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ (حصن)

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

۲۷۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ

حَوْلٍ مِّنِّيْ ـــــ وَلَا قُوَّةٍ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مشکوٰۃ)

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر لائے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے

۲۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اس کے اخلاق و عادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ۔ اس کو پڑھ کر بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور اگر اونٹ خریدا ہو تو اوپر سے اس کا کوہان پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

(مشکوٰۃ عن ابی داؤد و ابن ماجہ)

دُولہا کو یوں مبارکباد دی دیوے

۱۹۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔ (احمد ترمذی)

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھے

۲۰۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (حصن)

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

۲۱۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔ (ترمذی)

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہو تو یہ دُعا بھی اُس کو دے

۲۲۔ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ

الْخَيْرَ حَيْثُ كُنْتَ (ترمذی)

خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں تو جائے وہاں تیرے لیے خیر آسان کرے۔

جو رخصت ہو رہا ہے وہ رخصت کرنیوالے کو کہے

۲۳۔ أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ

تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتی ہیں۔ (حصن حصین)

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

۲۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی ہے — مشکوٰۃ

فائدہ :- اگر وہ شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس دعا کو آہستہ پڑھے تاکہ اُسے رنج نہ ہو اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دیوے

۲۵۔ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ

خدا تجھے ہنستا رکھے۔ (بخاری و مسلم)

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

۲۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (ابوداؤد شریف)

مجلس سے اُٹھنے سے پہلے

۲۷۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۔

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے

سامنے توبہ کرتا ہوں۔

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات اُن پر مُہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہونگی تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہوجائینگے (ترمذی و ترغیب)

بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو تین بار کہے۔

جب کوئی پریشانی ہو تو یہ دُعا پڑھے

۳۸۔ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ (حصن)

اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں تو مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ کر اور میرا سارا حال درست فرمادے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یا یہ پڑھے

۳۹۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؕ

اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ درود شریف ہے

۴۰۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (حصن حصین)

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات پر (بھی رحمت) نازل فرما۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دیوے

۴۱۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا ؕ

تجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے۔ (مشکوۃ شریف)

جس کی زبان بہت چلتی ہو اُسے چاہیے کہ

۴۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

یعنی میں اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ پڑھا کرے اس سے زبان کی تیزی میں کمی ہو جائے گی۔ (نسائی)

جب غصہ آئے یا گدھے یا کتے کی آواز سُنے یا بُرے وسواس آئیں تو

۴۳۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے ——— پڑھے

(عن المشکوۃ واحسن حصین)

ادائے قرض کے لئے یہ دعا کرے

۲۴۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ؕ (مشکوٰۃ)

اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کی جگہ اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے۔

۲۵۔ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ؕ (مشکوٰۃ)

اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے

جب کوئی مصیبت پہنچے (اگرچہ کانٹا ہی لگ جائے) تو یہ پڑھے

۲۶۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ

مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا ۔ (مسلم)
بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اسکے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب کسی مریض کی عیادت کرے تو اس سے یوں کہے

۴۷۔ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ (بخاری)
کچھ حرج نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کرے گی۔

اور سات مرتبہ (اسکے شفایاب ہونے کی یوں) دُعا کرے

۴۸۔ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ ۔
میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے اور بڑے عرش کا رب ہے، کہ تجھے شفا دیدے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو شفا ہوگی ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے
(مشکوٰۃ)

۴۹۔ بچھو کے کاٹنے پر حضورؐ کا عمل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت نماز ایک مرتبہ بچھو نے ڈس لیا آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔ اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور پانی میں نمک گھول کر ڈسنے کی جگہ پھیرتے رہے اور سورۃ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ـــــــ پڑھتے رہے۔

(حسن عن الطبرانی فی الصغیر)

دُعَائے اِسْتِخَارَہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح (اہتمام سے) سکھاتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھاتے تھے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (مشکوٰۃ)

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے' اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور

اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دُنیا و آخرت میں شر (اور بُرا)
ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دُور فرما، اور میرے لیے خیر
مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو، پھر اس پر مجھے راضی فرما (مشکوٰۃ)

جس عبارت پر لکیر کھینچی ہوئی ہے جب اس پر پہنچے تو اپنے کام کا دھیان کرے۔

مصافحہ کرنے پر

۵۱۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ

اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ جب دو مسلمان ملاقات کے
وقت مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت کی دُعا کریں تو انکی
مغفرت کردی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

۵۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

اے یہاں کے رہنے والے مومنو، اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم (بھی) انشاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں (مسلم)

مناجات

منسوب بہ

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِيْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِيْل

دستگیری کر مری جس کا کہ توشہ ہے قلیل

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاْتِيْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْل

صدق سے در پر ترے آتا ہے مفلس یا جلیل

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْم

ہیں گناہ اس کے بڑے بخش دے جرم عظیم

اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُّذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِیْل
یہ غریب اک بندہ ہے عاصی و خاطی اور ذلیل

مِنْہُ عِصْیَانٌ وَّنِسْیَانٌ وَّسَھْوٌ بَعْدَ سَھْو
اس سے عصیاں اور نسیاں بھول اور پہ بھول ہے

مِنْكَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِیْل
تجھ سے ہے فضل اور احسان بعد اعطاء جزیل

طَالَ یَا رَبِّ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدّ
بیشک اے رب جرم میرے ان گنت ہیں مثل ریت

فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْل
عفو کر سارے گناہ کر درگزر مجھ سے جمیل

قُلْ لِنَارٍ اَبْرِدِیْ یَا رَبِّ فِیْ حَقِّیْ کَمَا
آگ کو تو کہہ کے ٹھنڈی مجھ پہ کر یا رب مرے

قُلْتَ قُلْنَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا فِیْ حَقِّ الْخَلِیْل
تو نے جیسے کر دیا نار کونی بر خلیل

كَيْفَ حَالِي يَا إِلٰهِي لَيْسَ لِي خَيْرُ الْعَمَلْ
کیا ہے میرا حال یا رب ہیں نہیں اچھے عمل

سُوْءُ أَعْمَالِي كَثِيرٌ زَادُ طَاعَاتِي قَلِيلْ
بد عمل میرے بکثرت زادِ طاعت ہے قلیل

أَنْتَ شَافِي أَنْتَ كَافِي فِي مُهِمَّاتِ الْأُمُوْرْ
سب ہماری مشکلوں میں تو ہے شافی اور بس

أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلْ
تو ہی کافی تو ہی مالک تو ہی میرا ہے وکیل

عَافِنِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاقْضِ عَنِّي حَاجَتِي
دے مجھے ہر دکھ سے راحت اور کر حاجت روا

إِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيمًا أَنْتَ مَنْ يَشْفِي الْعَلِيلْ
تو ہے شافی ہر مرض کا دل ہے میرا بس علیل

رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيمْ
کر عطا تو گنج فضل اے دینے والے اے کریم

اَعْطِنِیْ مَا فِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرَ الدَّلِیْل
کر عطا دل میں جو ہے میرے دکھا بہتر دلیل

ھَبْ لَنَا مُلْکًا کَبِیْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافْ
کر عطا ملکا کبیرا اور دہشت سے بچا

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِیْ جِبْرَئِیْل
حشر میں جب تو ہو قاضی اور منادی جبرئیل

اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْح
ہیں کہاں موسیٰؑ و عیسیٰؑ، ہیں کہاں یحییٰؑ و نوحؑ

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْل
تو بھی اے صدیق عاصی توبہ کر سوئے جلیل